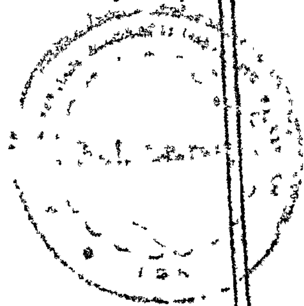
التفكيك عن
أنحاء التشريك





بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء من عبادہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ الذین جاھدوا فی اللہ حق جہادہ

اما بعد اس تحریر مختصر سی پہلے چند رسائل اردو زبان مین واسطی اثبات توحید ورد شرک کے لکھے گئے ہین ہر رسالہ اپنے باب مین خطیب فی المحراب ہے اگرچہ مضامین اون کے ہمسایۂ یکدیگر ہین اور کیون نہون کہ کلام مسئلہ واحدین ہے دلائل مسائل کے اکثر مشترکہ ہوتے ہین فقط طرز بیان اور انداز خاتمہ وعنوان کا جدا ہوتا ہے یا قلت وکثرت ادلہ کی ہوتی ہے سو اس جگہ صرف بیان کرنا تقسیم شرک کا طرف اصغر واکبر کے اور ذکر کرنا مسئلہ شفاعت یوم الحساب کا مقصود ہے پس اسی جگہ سے اسکا نام التفکیک عن انجاء التشریک رکھا ہے وباللہ التوفیق

فصل اول بیان مین تقسیم شرک کے

شرک دو نوع ہے اکبر واصغر سو اکبر کو اللہ تعالیٰ بدون توبہ کرنے کے نہین بخشتا ہے

یہہ شرک یہہ ہے کہ کوئی شخص کسی شئے کو اللہ کا ہمسر ٹھہراتا ہے اور جسطرح اللہ کو دوست
رکہتا ہے اسی طرح اوس ند کو دوست رکہے اسے شرک کے اندر یہہ بات ہوتی ہے
کہ غیراللہ کو برابر اللہ کے ٹھہرایا جاتا ہے جسطرح کہ مشرکون نے اپنے معبودون کو برابر
خداکے ٹھہرایا تہا چنانچہ وہ دوزخ مین اپنے خداؤن سے یہہ بات کہین گے تاللہ
ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین حالانکہ وہ اسبات کی معتقد تہے
کہ اکیلا اللہ ہی خالق و رب و ملیک ہر شیٔ کا ہے اور اونکے معبود نہ کچہہ پیدا کرین اور نہ
رزق دین اور نہ مارین اور نہ جلائین سو اونکا شرک یہی تسویہ و مساوات تہا محبت و
تعظیم و عبادت مین یہی حال سارے جہان کے مشرکونکا ہے بلکہ وہ سب محب و معظم و
دوستدار ہین اپنے معبودون کے اللہ تعالے کو چہوڑکر الہہ باطلہ کے یار غار بنے ہین
بلکہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ اونکو اپنے معبودون سی محبت ہے جو کہ اللہ سے نہین ہے
جتنا کہ اللہ کے ذکر سے خوش نہین ہوتے ہین اوتنے خوشی اون آلہہ باطلہ کے ذکر سے
ہوتی ہی اور اگر کوئی اونکے معبودون کا تنقص کرتا ہے جو کہ اونکے آلہہ و مشایخ ہین تو اسقدر غصے
و غضب مین آتے ہین کہ اوتنی تنقص کرنے رب العالمین سے خفا نہین ہوتے اور جب
اونکے خداؤن اور معبودونکی حرمت مین کچہہ کمی ہوتی ہے تو شیر و سگ کیطرح غضب مین
آجاتے ہین اور اگر اللہ کی حرمتون کا ہتک ہو تو اونکو کچہہ غصہ و خشم نہین آتا ہی بلکہ اگر کوئی منہتک
کچہہ اونکو کہلا دیتا ہے تو اوس سے راضی ہو جاتے ہین اور اونکے دل اوسکا انکار نہین کرتے
اور برا نہین مانتے ہمنے اور ہمارے غیر نے یہہ بات کہلم کہلا ظاہر ظہور دیکہی ہے بلکہ تونی ہے

دیکہا ہوگا کہ یہ مشرک لوگ اوٹہتے بیٹہتے ہوکر کہاتے بیمار ہوتے اپنے خداو معبود باطل کا
نام لیتے ہین انکی زبان پر ذکر اوسکا آتا ہے اور یہی ذکر اونکے دل پر غالب ہتا ہی وہ اسکا
انکار نہین کرتے اور اس کام کو برا نہین جانتے اور کیونکر جانین کہ اونکا اعتقاد تو یہی ہے
کہ یہ ذکر ایک دروازہ حاجت کا ہے طرف اللہ کے اور یہ معبود اونکے شفیع و وسیلہ
ہین نزدیک خدا کے سو بت پرست ہی اسی طرح تہے بلا فرق وہ لات و عزیٰ
ونحوہا کا نام لیتے تہے یہ یا علی یا حسین یا عبد القادر کہتے ہین وہی شرک انکے دلون
مین بہی بہرا ہوا ہے جسکو مشرکون نے ایک دوسرے سے بطور ورثہ کے بسبب
اختلاف آبا کے اخذ کیا ہے فقط اتنی بات ہے کہ اونکے معبود حجر ہین اور انکے
معبود بشر اللہ نے ان مشرکونکے اسلاف سے یون حکایت کیا ہے کہ وَالَّذِیْنَ
اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی
ان اللہ یحکم بینھم فیما ھم فیہ یختلفون
یعنی جن لوگون نے اللہ کے سوا اور کارساز اپنے مقرر کئی ہین اونکا قول یہ ہے
کہ ہم جو انکو پوجتے ہین سو اسی لئے کہ یہ ہماری رسائی اللہ کے پاس کرادین اللہ نے
فرمایا کہ اس اختلاف کا فیصلہ دن قیامت کے ہو جائیگا پہر اللہ نے انپر گواہی کفر و کذب کی
دی اور فرمایا کہ ہم کبہی اون کو راہ راست پر نلاینگے اِنَّ اللہ لا یھدی
من ھو کاذب کفار سو یہ حال اوس شخص کا ہے جسنے اللہ کے سوا کوئی اور کارساز و دوستدار
مددگار ٹہیرایا ہے اور یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ وہ ولی اسکو اللہ سے نزدیک کریگا اور ایسا

شخص نایاب ہی جو اس بات کو سمجھگیا ہو بلکہ اس حق کو فقط شخص سے بیزار ہو جو کوئی جو کہ اس کلام کے
منکر کا دشمن ہو ان مشرکون کے دلون مین اور انکی سفاہت کی خاطرون مین یہ بات تہی کہ
یہہ ہمارے آلہہ اللہ کے پاس ہماری سفارش و شفاعت کرینگے اسی لئے انہون نے انکو
اپنا شفیع ٹہیرایا تہا اور یہہ عین شرک ہی اللہ نے اپنی کتاب مین ان کا ابطال کیا ہی اور
یہہ خبر دی کہ ساری شفاعت اللہ کی ہے اور اوسکی اذن کے بغیر کوئی شفاعت نکریگا مگر وہ
کہ جسکو خود خدا ہی اس بات کا اذن دے کہ ان تم اس شخص کی شفاعت کرو اور یہہ جب ہوگا کہ اللہ
اوس شخص کی قول و عمل کو پسند کریگا سو ایسے لوگ یہی اہل توحید ہونگی جنہون نے سوا اللہ کے
کسی کو اپنا شفیع نہین ٹہیرایا ہی ان لوگونکی شفاعت کی لئی اللہ تعالی جسکو چاہیگا اذن دیگا
کیونکہ انہون نی سوا اللہ کے کسی کو اپنا سفارشی نہین ٹہیرایا تہا بلکہ نری اللہ کے عابد تہی اور نرا اللہ
انکا معبود تہا قال تعالے ضرب الله مثلا رجلا فیه شرکاء متشاکسون ورجلا
سلما لرجل هل یستویان مثلا الحمد لله بل اکثرهم لا یعلمون یعنے بتائی اللہ نی ایک کہاوت
ایک مرد ہے کہ اوسمین کئی شریک ضدی اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی
ہے انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پر بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے یہہ مثال ہی جو ایک رب کی
بندے ہین اور جو کئی رب کی بندی اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ موحد و مشرک برابر نہین ہوتا
سو بڑا سعادت مند ساتہ شفاعت کے وہ ہوگا جسکے لئے اللہ تعالے اذن شفاعت کا
دیگا یہہ وہ صاحب توحید ہی جسنے سوا اللہ کے کسی کو اپنا شفیع نہین ٹہیرایا ہے
اور وہ شفاعت جسکو اللہ و رسول نے ثابت کیا ہے یہہ ہی شفاعت ہوگی جو نری اللہ کے

اذن سے صادر ہو چکے اور جس شفاعت کی اللہ نے نفی کی ہے یہ وہ شفاعت شرکیہ ہے جو دل مین اون مشرکون کے ہے جنہون نے اللہ کے سوا اور شفیع ٹہیرائے ہین سو انکے ساتہہ معاملہ شفاعت کا برخلاف ان کے قصد کے ہوگا اور موحدین فایز بشفاعت ہون گے حضرت کے قول مین جو ابوہریرہ سے کہا تہا تامل کرنا چاہیے اونہون نے حضرت سے پوچہا تہا من اسعد الناس بشفاعتك یا رسول اللہ قال اسعد الناس بشفاعتی من قال لا الٰہ الا اللہ اس جگہ اعظم اسباب واسطے حصول شفاعت کے اسی تجرید توحید کو ٹہیرایا ہے یہہ برعکس اوس کے ہے کہ مشرکون نے سمجہا ہی کہ شفاعت شفعا ستر کرانے سے اور اونکے عبادت کرنے اور اللہ کو چہوڑکر اون کے موالات رکہنے سے ملتی ہے حضرت نے اون کے زعم کاذب کو منقلب کردیا اور یہہ کہدیا کہ سبب شفاعت کا تجرید توحید ہے اللہ تعالے شافع کو اذن دیگا کہ تو شفاعت کرتب کہین وہ شفاعت کریگا مشرک کا یہہ اعتقاد کہ جسنے کسی کو اپنا ولی وشفیع ٹہیرایا ہے وہ اوسکے شفاعت کرے گا اور یہہ شفاعت نزدیک خدا کے نفع دے گی جسطرح کہ خواص ملوک وولاۃ اپنے دوستون کو نفع پہچاتے ہین جہل محض ہے انہون نے یہہ نجانا کہ اللہ کے پاس کوئی شفاعت نہین کرتا ہے مگر اوس کے اذن سے اور اللہ اذن شفاعت کا نہین دیتا ہے مگر اوسی شخص کے حق مین جسکے قول وعمل کو وہ پسند کرتا ہے

اللہ نے فصل اول مین یون فرمایا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ
اور دوسری فصل مین یون کہا ہے ولا یشفعون الا لمن ارتضی تیرین
فصل یہہ ہے کہ وہ کسی کے قول وعمل کو پسند نہین کرتا مگر اسی توحید واتباع
رسول کو یہانتک کہ یہی دو کلمے ہین جنکا سوال سارے اولین وآخرین سے ہوگا ابو العالیہ
کہتے ہین کلمتان یسئل عنھما الاولون والاخرون ماذا کنتم تعبدون وماذا اجبتم المرسلین
یہہ تین فصول ہین جو کہ درخت شرک کو دل سے اوس شخص کے جو انکو یاد کرلے
اور سمجھ لے قطع کرتے ہین شفاعت نہوگی مگر اللہ کے اذن سے اور اذن نہوگا مگر اوسی
شخص کے لئے کہ جسکے قول وعمل کو پسند فرمائیگا اور کسیکا قول وعمل پسند نہوگا مگر
توحید واتباع رسول سو اللہ تعالے اون لوگونکے شرک کو جو غیر کو برابر اللہ کے
کرتے ہین ہرگز نہ بخشیگا کما قال تعالے ثم الذین کفروا بربہم یعدلون
اصح قولین یہہ ہی کہ یہ وہ لوگ ہین جو غیر کو عبادت وموالات ومحبت مین اللہ کے
برابر کرتے ہین جسطرح کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے تاللہ ان کنا لفی
ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین اور جسطرح کہ سورہ بقرہ مین کہا ہی
یحبونہم کحب اللہ تو مشرک کو دیکھتا ہے کہ اوسکا حال اوسکی عمل کو جھٹلاتا ہے
کیونکہ قول اوسکا یہہ ہی کہ مین نہ انکو برابر اللہ کی دوست کہتا ہون اور نہ اللہ کی برابر سمجھتا ہون
لیکن پہر اونکے لئے غصہ کرتا ہے اور جب ہتک اونکی حرمت کا کرو تو اللہ کے
ہتک حرمت سے بہی زیادہ غضب مین آتا ہے اور اونکے ذکر سے ہشاش بشاش

ہوتا ہے منصوصا جبکہ کوئی یہہ ذکر کرے کہ وہ اعانۂ لہفات و کشف کربات و قضاء حاجات
کرتے ہین اور ایک دروازہ ہین درمیان اللہ تعالی اور درمیان اوسکے بندون کے تو نہین
دیکھتا کہ مشرک اونکی نام لینے سے کتنا شادان فرحان ہوتا ہے اور دل اوسکا فکر
اون کے نالہ کرتا ہے اور لوائح تعظیم و خضوع و لوائح موالات یہان مین آتے ہین اور جب
تو اکیلے اللہ کا ذکر کرو اور تجرید توحید بیان کرو تو اون کو ایک وحشت و ضیق و حرج لاحق
ہو جاتا ہے اور آپنے الہ کے منتقص اوسکو بہر طرح کی تہمت لگاتے بلکہ تیرے دشمن ہو جاتے
ہین اللہ ہمنے یہہ حال اونکا خیانا دیکھا ہے اور اونہون نے ہمپر تہمت لگائی اللہ اون کو
دنیا اور آخرت مین رسوا و خوار کرے اونکی محبت سوا اسکے کچھہ نہین ہے کہ جو بات اونکی
اخوان نے کہی تہی کہ یہہ شخص ہمارے خداؤن کو عیب لگاتا ہے وہی بات یہہ بہی کہتے
ہین کہ یہہ شخص ہمارے مشائخونکا تنقص کرتا ہے جو کہ ہمارے ابواب حوائج ہین طرف
خدا کے نصاری نے بہی یہہ بات حضرت سے کہی تہی جبکہ حضرت نے اون سے کہا تہا کہ مسیح اللہ
کی بندے ہین تو کہنے لگے تنقصت المسیح وعیبته اسیطرح اشباہ مشرکین اوس شخص سے
کہتے ہین جو کہ اون کو قبور کے اوثان معبودہ اور مساجد ٹہیرانے سے منع کرتا ہے اور
کہتا ہے کہ تم انکی زیارت اوس طرح پر کرو کہ جسطرح اللہ و رسول نے اذن دیا ہے تو یہہ جواب
دیتے ہین کہ تو نے اصحاب قبور کی تنقیص کی اب اس تشابہ قلوب کو دیکھنا چاہیئے کہ گویا
ایک نے دوسرے کو اس شرک کی وصیت کردی ہے ومن یہد الله فهو المهتد
ومن یضلل فلن تجد له ولیا مرشدا اللہ نے سارے اسباب جنکے ساتہ اہل شرک

تعلق رکھتے ہین قطع کردے اسکو وہ شخص جانتا ہے جو تامل کرتا ہے اور یہ بات جانتا ہے
کہ جسنے اللہ کے سوا کسی اور کو ولی و شفیع ٹھیرایا ہے اوسکی مثال مکڑی کی سی ہے
کہ اوسنے ایک گھر بنایا اور سب سی زیادہ بودا اور کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے قال تعالیٰ
قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا
فی الارض وما لہم فیہما من شرک وما لہ منہم من ظہیر ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ
اس آیت مین رد ہے شرک فی التصرف کا اور اثبات ہے نفی نفع شفاعت کا اور
یہ بات کہ شفاعت بلا اذن کے ہو گی مشرک نے جسکو اپنا معبود ٹھیرایا ہے وہ
اسی لئے کہ اوس سے نفع ہاتھ آئے اور یہ نفع ہاتھ نہین آتا مگر اوسیکو جسمین کوئی خصلت
منجملہ ان چار خصال کے ہوتی ہے یا تو وہ مالک اوس چیز کا ہو گا جو عابد کی اوس سے
مراد ہے اگر مالک نہو گا تو مالک کا شریک ہو گا اگر شریک بھی نہین ہے تو اوسکا معین و
ظہیر و مددگار ہو گا اگر معین و ظہیر بھی نہین ہے تو نزدیک مالک کی اوسکا شفیع ہو گا سو اللہ نے
ان چارون مرتبونکی نفی کی اور ترتیب وار سکے کراعلے سے طرف ادنی کی انتقال کیا ملک
شرکت و مظاہرت یعنی مددگاری و شفاعت یعنے سفارش کو جو کہ مطلوب مشرک ہے منتفی
فرمایا اور ایسی شفاعت ثابت کی جسمین کسی مشرک کا کچھ حصہ نہین ہے اور یہ شفاعت اللہ کی
اذن سے ہو گی یہ آیت ایک نور و برہان و نجات و تجرید توحید ہے اور اصول و مواد
شرک کو بالکل قطع کرتی ہے سمجھنے والا اسکو بخوبی سمجھتا ہے اور قرآن اس طرح کی
آیتون سے اور اسکے نظائر و اشباہ و امثال سے مشحون و مملو ہے لیکن اکثر لوگ داخل ہونا

وقایع کا نہیں اس آیت کی اور متضمن ہونا اس آیت کا اون وقائع کو نہیں جانتے ہین بلکہ یہہ گمان کرتے ہین کہ بس نوع وقوم کے حق مین یہ آیت آئی تہی وہ لوگ چل بسے اور اونہون نے کوئی وارث اپنا نہین چہوڑا ہی گمان فاسد درمیان انسان کے دل اور درمیان تفہیم قرآن کے حائل ہوتا ہے ہم قسم کہاتے ہین کہ وہ لوگ چل بسے ہین تو مثل اونکی یا بدتر اون سے یا کمتر اون سے اونکے وارث موجود ہین قرآن انکو اوسی طرح پر متناول و شامل ہی جس طرح کہ اون اگلی مشرکون کو شامل و متناول تہا لکن بات وہ ہے جو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہی ہے انما ینقض عری الاسلام عروۃ عروۃ اذا نشأ فی الاسلام من لم یعرف الجاہلیۃ یہہ اسلئے کہ جب ایک شخص جاہلیت کو نہین پہچانتا ہے اور نہ اوس چیز کو جسکا قرآن نے عیب ذم کیا ہے تو وہ اوس جاہلیت وامر معائب ومذموم مین گرفتار ہوجاتا ہے اور اوس کام کو مقرر رکہہ کے لوگون کو اوسکے طرف بلاتا ہے اور اوس شئے کو صواب و مستحسن بتاتا ہے اور یہہ نہین جانتا کہ وہی کام ہے جو اہل جاہلیت کرتے تہے یا مثل اوسکی یا بدتر اوس سے یا کمتر اوس سی ہے اس سبب سی رسی اسلام کی ٹوٹتی جاتی ہے اور اندک اندک ہوکر منقطع ہوتی ہے اور معروف منکر اور منکر معروف ہوجاتا ہی اور بدعت سنت اور سنت بدعت بنجاتی ہے اور آدمی کے تکفیر محض ایمان و تجرید توحید پر اور اوسکی تبدیع متابعت رسول مسلم اور مفارقت ہوا و بدع پر ہوتی لگتی ہے اور جسکو اللہ نی بصیرت دی ہی اور اوسکا دل زندہ سلامت ہے وہ اس امر کو آنکہہ سی دیکہتا ہے۔

فصل

شرک اصغر نہایت کثیر و عام ہے جیسے ریا و تصنع کرنا اور غیر اللہ کی قسم کہانا حضرت نبی

فرمایا ہے من حلف بغیر اللہ فقد اشرک یا جیسے یہ کہنا کہ ما شاء اللہ و شئت یا منی و منه
ومنک یا انا باللہ وبک یا مالی الا اللہ وانت یا انا متوکل علی اللہ وعلیک یا لولا انت لم یکن کذا
یعنے جو اللہ چاہے اور تو چاہے یا یہ اللہ کیطرف اور تیری طرف سے ہے یا میرا اللہ ہے
اور تو ہے یا سوا اللہ کے اور تیرے کوئی میرا نہین ہے یا میرا بھروسا اللہ پر اور تجھ پر ہے یا اگر تو
نہوتا تو ایسا نہوتا یا اوپر اللہ ہے اور نیچے تو ہے سو یہ شرک ہے اگرچہ بحسب حال قائل
قائل کے شرک اکبر ہو جاتا ہے حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا تھا
ماشاء اللہ وشئت فرمایا اجعلتنی للہ ندا یعنے کیا تو نے مجھے اللہ کا ہمسر ٹھیرایا قل ما شاء اللہ وحدہ
یعنے یہ کہہ جو چاہے اکیلا اللہ چاہے حالانکہ یہ لفظ الفاظ مذکورہ کی نسبت بہت خفیف ہین
انواع شرک مین ایک یہ ہے کہ مرید پیر کو سجدہ کرے یا اوسکے لئے توبہ کرے
یہ شرک عظیم ہے مین کہتا ہون یہی حکم تصور شیخ اور ربط قلب بالشیخ اور مزید تعظیم شیخ
کا ہے ایک جہان اس بلا مین گرفتار ہو رہا ہے دوسرے نوع یہ ہے کہ غیر اللہ پر متوکل ہو
اور اوسکے لئے عمل کرے اور انابت رجوع وخضوع وخواری وخاکساری بجا لاوے یا
اوسکے پاس جستجو رزق کی کرے اور اللہ کی نعمت کو غیر کیطرف لگاوے تیسری نوع
یہ ہے کہ غیر اللہ کی نذر مانے یہ شرک حلف بغیر اللہ سے بھی اعظم تر ہے جب حالف
بغیر اللہ مشرک ٹھیرا تو ناذر لغیر اللہ بالاولی مشرک ہوگا حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعا آیا ہے
النذر حلفة یعنے منت ماننا حلف ہی ہے چوتھی نوع یہ ہے کہ مردون سے حاجتین مانگے
اور اون سے استعانت چاہے اور اونکی طرف متوجہ ہو اصل جہان بھر کے شرک کی یہی

نوع ہے اسلئے کہ میت کا عمل تو منقطع ہوچکا ہے وہ اپنی ہی جان کے نفع ونقصانکا مالک نہین ہے تو وہ دوسریکو جوکہ اوس سے استغاثہ کرتا ہے یا کسی حاجت کا سائل ہے یا اوسکو اللہ کے پاس شفیع ٹہیراتا ہے کیا سود و زیان پہونچائیگا یہہ جہل ہے اس مشرک کا حال سے شافع ومشفوع عند اللہ کے جسطرح کہ اوپر گزرچکا ہے کہ اوس شفیع کو یہہ قدرت نہین ہے کہ وہ کسیکی سفارش نزدیک اللہ کے کرے مگر اللہ کے اذن سے اور اللہ نے اس مشرک کے استغاثہ واستعانت وسوال کو سبب اذن کا نہین ٹہیرایا ہے سبب اذنکا توبہی کمال توحید ہے بلکہ اس مشرک نے وہ کام کیا جس سے کہ اگر اذن ہوتا تہا تو اب نہوگا اسکی مثال اوس شخص کیسی ہے کہ وہ اپنے کام نکالنی کو ایسا کام کرے جو اوس کام کو نہونے دے یہی حالت ہی ہر مشرک کی اور میت توخود اس بات کا محتاج ہے کہ یہہ شخص اوسکی لئے دعا کرے اور اوسپر مہربان ہو اور اوسکے واسطے اللہ سے مغفرت مانگے جسطرح کہ حضرت نے ہمکو وصیت کی ہے کہ جب ہم قبور کی زیارت کرین تو ہمکو چاہیئے کہ ہم مردون پر ترحم کرین اور اونکی لئے اللہ سے عافیت ومغفرت چاہین مشرکون نے اس وصیت کو برعکس کر ڈالا اور اونکی زیارت بطور عبادت کے مقرر کی تاکہ اونسے قضاء حوائج طلب کرین اور استعانت چاہین اور اونکی قبرونکو اوثان ٹہیرالیا کہ وہ پوجے جاتے ہین اور اس زیارت شرکیہ کا نام حج رکہا اور وہان جاکر ٹہیرنا اور سر منڈانا مقرر کیا اور پیرزادون اور مریدون نے قبر کے پاس بیٹہکر مراقبہ کرنا شروع کیا اور اسکا نام استفاضۂ روحانی رکہا اور اپنے قلب کا ربط ساتہہ اوسکے روح کی اعتقاد کیا تو اس صورت مین انہون نے دوام

جمع کئے ایک شرک بالمعبود دوتغیر دین دوسری معادات اہل توحید اورنسبت کرنا اہل
اسلام کا طرف تنقیص اموات کے حالانکہ یہہ خود شرک کرکے اللہ تعالی کی تنقیص کرتے ہین
اورنیز بیہا ون اولیا کے جوکر موحد خالص تھے اورکبہی اونہون نے کسی شیئی کو اللہ کا
شریک نکیا تہا مذمت کرتے ہین اوراونکے دشمن عیب جو ہوگئے ہین سو جنکے ساتہہ انہون نے
یہہ شرک کیا ہے اونہین کا خاص تنقص غایت درجہ کا کرتے ہین اسلئے کہ انکو یہہ گمان ہے
کہ وہ مقبورین انکی ان افعال وحرکات سے راضی ہوتے ہین یا اونہون نے انکو حکم دیا ہے
کہ تم یہہ کام کیا کرو اور وہ بسبب ان افعال کے ان گورپرستون کے کارساز ہوگئے ہین
حالانکہ یہہ سارے گورپرست پیرپرست توحید ورسل کے دشمن ہین ہر زمان وہر مکان مین
اوراونکے تابعدارونکی بہت کثرت ہے اللہ تعالی اپنے خلیل جلیل ابراہیم علیہ السلام کو
جزائے خیر دے کہ اونہون نے یہہ دعا کی تہی واجنبنی وبنی ان نعبد
الاصنام رب انہن اضللن کثیرا من الناس اس شرک اکبر سے کسی نے نجات نپائی
مگر اوسی شخص نے جسنے اللہ کی توحید کو مجرد کیا اور اللہ کی راہ مین مشرکونکا دشمن بنگیا اور
اونکی دشمنی کو اللہ کا تقرب سمجہا اور نرے ایک اکیلے اللہ کو اوسنے اپنا ولی وخدا ومعبود بنایا
اللہ کا دوست بنا اوسی سے ڈرا رکہا اوسی کا امیدوار رہا اوسی کے سامنے خواری وذلت
اختیار کی اوسی سے استعانت چاہی اوسیکی طرف التجا کی اوسی سے مستغیث ہوا اور اپنے
قصد کو اللہ کے لئے خالص کیا اور اوسکے حکم کا تابع ومتبع ہوا اوسکے رضامندی کا طالب بنا
جب مانگا تو اوسی سے مانگا جب استعانت کی تو اوسی سے مدد چاہی جب عمل کیا تو خالص

اور ایسا ہی کہا ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر مظہری میں بعد نقل اس
عبارت کے کہا ہے کہ دیکہو کیسا صاف اسکی تصریح کی ہے امام نے اس امر کے کہ جو کام یہہ گور پرست
کرتے ہیں وہ شرک اکبر ہے بلکہ اصل شرک تمام عالم کا یہی ہے اور یہہ جو کہا ہے کہ انسے
عداوت رکہنا چاہیے سو ٹہیک کہا ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا تجد
قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ یا ایہا الذین
آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الی قولہ کفرنا بکم وبدا بیننا
وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ ٥
انتہی میں کہتا ہوں کہ سوا شرک اکبر کے جتنے انواع شرک کے ہیں وہ غالبا شرک اصغر ہیں
الا ما شاء اللہ تعالیٰ جیسے گور پرستی پیر پرستی کہ یہہ سب نزدیک علماء محققین کی شرک
اکبر ہے نہ اصغر اور جیسے اختیار کرنا سفر کا واسطے زیارت قبور دور دست کے خواہ وہ
قبر کسی پیغمبر کی ہو یا کسی ولی یا پیر یا شہید کی اور جیسے اولیاء وصلحا کو واسطہ تقرب وشفاعت کا
ٹہیرانا نزدیک اللہ کے اور کفر دون کفر سے یہی شرک اصغر مراد ہوتا ہے لیکن آدمی غفلت یا
جہل سے پہر یہی اصغر اکبر ہو جاتا ہے جیسے ریا وسمعہ کہ اسکو شرک خفی فرمایا ہے جب
خلوص جاکر نرا دکہانا سنانا رہجاتا ہے تو ریاکار مشرک ٹہیر جاتا ہے یا جیسے تصور شیخ
کہ انجام اسکا شرک اکبر ہو جاتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ شرک کے ستر درجے ہیں اور بدعت کے
بہتر اور جو ملامت ومذمت شرک وبدعت کی قرآن وحدیث میں آئی ہے شاید ویسی کسی
اور معصیت کی نسبت آئی ہوگی بلکہ منبع ہر عصیان کا یہی شرک وبدعت ہی جب کسی آدمی کے

معتقد ہین یہ خلل جب آتا ہے تو پھر نماز کا کچھ قدر اوسکے دل مین باقی نہین رہتا شیطان نے
بتلا رکھا ہے کہ ان گور پرستون پیر پرستون کو یہ دیا ہے کہ تم اللہ کے اولیا و صلحا کی تعظیم و
اونسے محبت کرتے ہو انکی نذر نیاز کرو اور منت مانو قیامت مین یہ تمہاری
سفارش ہو جاوینگی یہ کچھ پیشکش نہین ہے شرک تو جبھی ہو کہ تم انکو اللہ کا شریک خلق
آسمان زمین مین سمجھنے سوان احمقونکی دل نے اس مشورۂ ابلیس کو پسند کرکے قبول کر لیا اور شیطان کے
مشورے سے شکر ایمان سے نعمت کو دو یہ خرچ کرکے برباد کر بیٹھے اور یہ نہ سمجھے کہ قرآن حدیث
کے احکام کچھ خاص ساتھ اون لوگونکے نہ تہے جنکے حق مین قرآن اوترا ہے یا حدیث
آئی ہے بلکہ یہ احکام تا یوم القیام ہر مسلمان کے حق مین عام ہین اگر یہ بات نہ ہوتی تو قرآن کا
معجزہ باقیہ ہونا بے اصل ٹہیرتا ہے حالانکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ بیشک مین دو چیزین
چھوڑی ہین جبتک تم اونکو پکڑے رہوگے گمراہ نہوگے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے
رسول کی سنت لیکن امت نے عکس القضیہ کیا کہ قرآن کے عوض مین شعر کو اختیار
کیا اور سنت کے عوض مین بدعت مول لی انکے نزدیک قرآن فقط اسلئے ہے کہ
گھر کے طاق یا الماری یا صندوق مین رکھا رہے اور لوگونکے سامنے یہ کہا جاوی
کہ ہمارے پاس نسخہ قرآن کا بہت عمدہ خوشخط مطلا مذہب کمخواب یا اطلس یا مخمل
کے جزدان مین بہت قیمتی جلد کا ہے اور بہت ہوا تو گاہے ماہے اوسکو نکال کر چوم
چاٹ کر رکھدیا کچھ اسلئے نہین ہے کہ اوسین تلاوت کی جاوی اور تدبر عمل مین آوے
اور اپنے ہر حال و قال و فعل کو اوس سے ملا کر دیکھا جاوے کہ کونسی بات ہماری ظاہرا

یا باطنا موافق ہے اور کونسی حالت صوری و معنوی مخالف ہے اسلئے کہ قرأت و درایت کتاب اللہ سے یہی امر مقصود ہے نہ مجرد نظر و تقبیل پہر جو مشرک و مبتدع عربی شناس فارسی خوان ہین اور ملا مولوی کہلاتے ہین اونکا تعلق قرآن سے فقط اسیقدر رہتا ہی کہ کوئی لفظ یا آیت ایسے ہاتہہ آجاوے جس سے استدلال کسی شرک و بدعت کی جواز پر ہو سکے اگرچہ تاویل بعید و توجیہ ناسدید سے ہو اور ہرچند بدلالت تضمنی یا التزامی استخراج اوس مدعا کا ہو سکے گو اوسکے مقابلہ مین ایک حصہ کافی آیات بینات و دلائل واضحات کا موجود کیون نہو یہی حال سنت مطہرہ کا ہے کہ اول تو اہل شرک و بدعت خصوصا گور پرست پیر پرست اور مقلدین مذہب کی دل اوس سے نفرت کرتے ہین اسلئے کہ دواوین حدیث مین مخالفت ظاہر ساتہہ اس شرک اور قیل و قال جہال کے ہے اور اگر ہزار مین ایک واسطے ریاء و مفاخرت کے متوجہ طرف تحصیل علم سنت کی ہوتی ہین تو کتاب مشکوۃ شریف سے آگے تجاوز نہین کرتے اور اگر کسی نے بفرض محال صحاح ستہ کو پڑہ لیا یا سن لیا تو اوسکا مطلب بہی یہی ہوتا ہے کہ اپنی بدعت کو ثابت کرے اور صحیحین کے حدیثون پر احادیث سنن کو ترجیح دیکر اپنے مذہب اور امام کی حمایت کری چنانچہ صنیع مقلدین مذاہب سی یہہ بات بخوبی ثابت ہی ہر کتاب اہل تقلید کے اس دعوے پر شاہد ہی اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اور حضرت نے اپنی حدیثون مین سارے اصول و مواد اہل قبور و معتقدین اموات و مقلدین مذہب کو جڑ سے اوکہیڑ ڈالا ہے یہہ بات ہے اور یہی کہ کوئی یہہ سمجہہ لے کہ ہم مصداق ان آیات و حدیث کی نہین ہین انکی

مصداق اوس زمانۂ نبوت کے شرک و معتقد واہل جاہلیت تہی لیکن اس اعتقاد مین ابطال
شریعت اسلام کا اور انکار صریح ہے قبول دین حق سے جو کوئی ایسا زعم کرتا ہی وہ مسلمان
نہین ہے مشرک و بد دین زندیق و مرتد ہے کون شرک اس سے بڑہکر ہوگا کہ امت کے
لوگ اجاد امت کو گو وہ ولی ہون یا پیر شہید اپنا شفیع و مقرب الی اللہ سمجہین ہم سوای انبیا
اور اون اصحاب و اہلبیت کے جنکی لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی ہے کسی کے لئے
قطعی جنتی ہونیکا حکم نہین کر سکتے ہین اور ہمکو یہہ علم غیب نہین ہے کہ کسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور کسکا نہوا
ہان جسکو ہمنی صالح و متقی پایا ہے اور اسی حال پر وہ مرگیا ہے اوسکی حق مین حسن ظن رکہتے
ہین تو محض ہماری حسن ظن سی ہم اوسکو شفیع و مقرب اپنا نزدیک خدا کے نہین کہین گے
بلکہ اگر ہمکو اونکی حسن خاتمہ و مغفرت کا یقین کامل بہی ہو جائے تب بہی ہم جانتے ہین کہ وہ
ہرگز کسی مشرک بدعتی کی سفارش نزدیک خدا کے نکرین گے اور اگر وہ ایسا کرنا چاہین تو پہر وہ
اللہ کے اولیا نہوئے بلکہ اعدا ٹہیرے کہ اوسکی خلاف مرضی پر جرأت کرنیکو طیار ہین جانکر
یہان اولیا و صلحا کا ذکر کرنا اور اونکا نام واسطے سرانجام تقریب و تشفیع کی لینا ہی سرے سے
غلط ہے اسلئے کہ نبی سے بڑہکر کوئی البشر نزدیک اللہ کے بزرگ تر و مقرب تر نہین ہوتا ہے
پہر ملائکہ مقربین بزرگ ہین سو جب سب ملائکہ بلا اوسکے مرضی و اذن کے شفاعت نکرینگے
پہر کسی اور شخص کی کیا وقعت و ہستی ہے یہی وجہ ہے کہ یہہ اولیا و صلحا اموات اوس دن
ان گور پرستون اور پیر پرستون کے دشمن ہو جاوین گے اور اونکو اس بات کا ڈر ہوگا کہ کہین
ہمسے یہہ سوال نہو کہ ان لوگون نے جو تمہاری نذر نیاز کے اور تمہاری قبر پہ چراغ جلائی

اور گنبد بنائی اور چادرین ڈالین اور پردے لٹکائے اور قبر کا طواف کیا اور بڑی بڑی قبرین پختہ و بلند طیار کین اور تمکو انہون نے اپنا مقرب و شفیع ٹہیرایا کیا اس کام کے کرنیکا تمنے اونکو حکم دیا تہا یا تم اوسنے اس کام پر راضی تہے کہ وہ دور دور سے چلکر تمہاری زیارت کے لئی آئین اور تمہاری وفات کی دن کو عرس ٹہیرائین اور تمہارے نام کا جانور ذبح کرین اور وقت سختی کے تمکو پکارین اور مصیبت مین تمہاری دہائی دین اور تمسے شفاء مریض و رد غائب و کشائش رزق اور تولد اولاد کا سوال کرین اسلئے کہ قرآن مین اس جنس کا سوال ہونا مسیح علیہ السلام سے آیا ہی اانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ حالانکہ اللہ تعالے کو خوب معلوم ہے کہ مسیح اور اونکی ماںکا دامن اس لوث سے بالکل پاک ہے معہذا یہ سوال جو اونسے ہوگا وہ اسی لئے کہ اس امت اسلام کی یہ گورپرست و پیرپرست بخوبی سمجھ لین کہ یہ کام شرک خالص اور بدعت مہلکہ ہے اور یہہ رشوت دنیا اہل قبور و مجاورین قبور کو کچہ سود مند نہوگا بلکہ وبال اوسکا انہین کی گردن پر آئیگا۔ **فصل** شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے بعض رسائل مین لکہا ہے کہ شفاعت مین لوگونکے لئے کئی طرح کے گمراہی ہے جسکو ہمنے اور جگہہ بسط سے لکہا ہے بہت سے گورپرستون پیرپرستون کو یہہ گمان ہے کہ یہ شفاعت بسبب اوس اتصال کے ہوگی جو شافع کو ساتھہ مشفوع لہ کے ہے جسطرح کہ ابو حامد وغیرہ نے اسکا ذکر کیا ہے یہہ لوگ کہتے ہین کہ جو شخص حضرت پر بہت درود بہیجتا ہے وہ بہ نسبت غیر کے زیادہ حقدار شفاعت کا ہی اسیطرح جس شخص کو ساتھہ کسی شخص کے زیادہ تر حسن ظن ہوتا ہی اور اوسکی تعظیم بہت سی کرتا ہے وہ احق بشفاعت ہی سو یہہ بات غلط ہے بلکہ یہہ قول مشرکونکا ہی

جو یہہ بات سمجہتے تہے کہ ہم فرشتون کو اسی لیے دوست رکہتے ہین کہ وہ ہماری شفاعت
کرین انکا گمان یہہ تہا کہ جو کوئی کسی ایک فرشتہ کو دوست رکہتا ہے یا کسی نبی یا صالح کو تو
یہہ ایک سبب ہی واسطے اوسکی شفاعت کے حالانکہ بات یون نہین ہے بلکہ سبب
شفاعت کا اللہ کی توحید اور اخلاص دین اوسکا ہے سو جو شخص جتنا اخلاص زیادہ رکہتا ہوگا
اوتنا ہی وہ حقدار شفاعت کا ٹہیریگا جسطرح کہ وہ مستحق انواع رحمت کا ہوگا اسلیے کہ مبدا اور
خاتمہ شفاعت کا طرف سے اللہ کی ہے وہان کوئی کسیکا شفیع نہین ہوسکتا ہے مگر اللہ کے
اذن سے اللہ ہی شافع کو اذن دیگا تب کہین وہ زبان واسطے شفاعت کے کہولیگا
اور اللہ ہی شفاعت کا قبول کرنیوالا ہے یہہ شفاعت ایک سبب ہی منجملہ اسباب رحمت
الہی کی جس بندے پر اللہ چاہیگا رحمت کریگا اور بڑی مستحق اس رحمت کی اہل توحید و اخلاص
ہین پس جو کوئی تحقیق اخلاص مین اکمل نکلیگا وہی حقدار رحمت کا ٹہیریگا اور جن گنہگارون کے
سیئات حسنات پر راجح و غالب ہونگی اور اونکی ترازو ہلکی پڑجائیگی وہ مستحق آگ کے
ہونگی پہر اونمین جو اہل لا الہ الا اللہ ہین اونکو آگ بسبب اونکی گناہون کے پہونچیگی اور اللہ اونکو
ایکطرح کی موت دیگا وہ آگ اونکو جلا ڈالیگی مگر مواضع سجود کو نکہائیگی پہر اللہ اونکو بسبب شفاعت کے
آگ سے نکالکر جنت مین داخل کریگا یہہ بات احادیث صحیحہ مین آئی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ
سارا دارمدار اس کاروبار کا کلمہ اخلاص پر ہے وہ کلمہ یہہ ہے لا الٰہ الا اللہ نہ شرک پر جسطرح کہ
یہہ جاہل اجہل گمان کرتے ہین انتہے اور یہہ سوال تمہارا کہ آیا یہہ کارروائی اوس مسلمان کی
حق مین ہوگی جس سے بالکل شرک نہین ہوا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ جو شرک اصغر مومن سے

سا در ہوتا ہے اور وہ باوجود کوشش کی اتباع امر خدا و رسول میں نہیں جانتا ہے کہ یہ کام
شرک ہیں تو امید ہے کہ یہ امر اوسکو وعدہ مغفرت سے خارج نکرے اسلئے کہ اسطرح کی اشیاء
صحابہ سے صادر ہوئی ہیں جیسے قسم کہانا باپ دادون کے یا کعبہ کے یا یہ کہنا کہ ما شاء
اللہ و شئت یا ما شاء محمد یا یہ کہنا کہ ہمارے لئے بہی ایک ذات انواط مقرر کر دو لیکن جب
اونپر حق ظاہر ہو گیا تو وہ تابع حق ہو گئے اور کوئی جہگڑا قصہ اونہون نے نہیں نکالا جسطرح
رسمیت اہل جاہلیت کی واسطے مذہب آبا و رسوم اجداد و عادات کے ہوتی ہے اور جو شخص
کہ دعوی مسلمانی کا رکہتا ہے اور بہت بڑے بڑے کام شرک کے کرتا ہے اور جب او سپر
آیات اللہ کو تلاوت کیا جاتا ہے تو استکبار ظاہر کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور جو
انسان یہ کام بسبب جہالت کی کرتا ہے اور اوسکو کوئی ناصح مرشد میسر آیا اور نہ اوسنے
خود وہ علم طلب کیا جو اللہ نے اپنے رسول پر اوتارا ہے بلکہ زمین میں جہار ہا اور خواہش نفس کے
پیروی کی تو ہم نہیں جانتے کہ اوسکا حال کیا ہوگا انتہی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ شرک کے بیچ مین
جہل عذر نہیں ہوتا ہے ہان جو کفر ایسا ہی کہ منافی ایمان نہیں ہے اور جہالۃ ایک شخص سے
اتفاقا ہو گیا ہے تو وہ مرجو العفو ہے جسطرح کہ حق مین عورتون کے آیا ہے یکفرن بالعشیر
یہ کفر یعنے ناشکری ناسپاسی کے ہوتا ہے یہ وہ کفر نہیں ہے جس سے ایمان بالکل جاتا رہے
یا جیسے زنا و شرب خمر کہ انکے حق میں فرمایا ہی کہ اوسوقت ایمان زانی و شارب سارق نکلجاتا ہے
یہ لکہتا ہے کہ یہ انواع کفر کے ایسے مین کہ ایمان کی ضد نہیں مین اور کفر دون کفر انہیں انواع
عبارت ہی ایسے کبائر بہت ہیں جنپر اطلاق کفر یا لعنت کا آیا ہے اور اونکی جزا دخول نار ہے

مگر خلود نار کو نہیں فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکی ہوتی ہوئی بہی ایمان باقی رہتا ہے
اگرچہ اقل قلیل ہو جیسے برابر ایک دینار یا نصف دینار یا ایک ذرہ یا ایک دانہ رائی کے اتنی بات ہے کہ اس جگہ
حد جہل کا وہان تک مل سکتا ہے بیشک کہ قبول حق سے بعد وضوح دلیل کے انکار
وہ سکتا نہیں ہے اور مجرد جہل باعث اوس قول یا عمل پر تہا اور اگر معاذ اللہ بعد بیان حق و
سطوع انوار دلیل کی بہی جمود باقی ہے اور حجاب طبع یا رسم یا قوم یا اہل محلہ یا اصحاب
مذہب یا اہل قرابت یا محلہ یا استبقاء جاہ و دولت مانع قبول و اذعان ہے تو پہر یہ کفر بڑا
ضد ایمان کے ہو جاتا ہے اور یہ شرک اصغر فاعل قائل کو شرک اکبر تک پہنچا دیتا ہے قال تعالیٰ
وإذا قيل له اتق الله أخذته العزة بالإثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد وقال تعالیٰ
إن الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين کفر و شرک سے بدتر ہزار درجہ
کفر و شرک پر اور جہنم کے سات درکات ہیں تقسیم مدارج کی بحسب تفاوت احوال کفر و
شرک اور باعتبار قلت و کثرت و ضعف و قوت کی ہوگی عیاذا باللہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے
کتاب زاد المعاد میں لکہا ہے کہ ازانجملہ ایک جلا دینا ہے مکانات معصیت کا جہان کہ اللہ و
رسول کی نافرمانی کی گئی ہے اوس جگہ کو ڈہا دے جسطرح کہ حضرت نے مسجد ضرار کو جلا دیا تہا
اور حکم دیا کہ باقی کو ڈہا دو یہ وہ مسجد تہی جسمین نماز پڑہی جاتی تہی اللہ کا نام لیا جاتا تہا لکن جبکہ
بنیاد اوسکی ضرر و تفریق مسلمین پر ہوئی تہی اور ایک جائے پناہ منافقین ٹہیری تہی اور جو کوئی مکان
ایسا ہو تو امام مسلمین پر واجب ہے کہ اوس جگہ کو بیکار کر دے اور ڈہا دے اور آگ سے جلا دے یا اوسکی
صورت بدلکر اوسکو کسی اور کام میں لیلے جس کام کی لئے وہ جگہ بنائی گئی تہی اوسکی لئے باقی

تجویز ہی سو جب یہہ شان مسجد ضرار کی ٹہیری تو پہر او رمشاہد شرک کا کیا ذکر ہے کہ جہان قبر کے مجاور اور پجارے لوگون کو بلا کر خدا کی ہمسر ٹہیراتے ہین وہ تو بالاولے لائق ہدم و احراق و تغییر کی ہین بلکہ اونکا محو کرنا واجب تر ہے اسی طرح وہ محلات جو معاصی و فسوق کے ہین جیسے دوکانات شراب فروشی اور دیگر منکرات کے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک پورے قریہ کو جہان شراب بکتی تہی آگ سے جلا دیا اور رُوَیشد ثقفی کی دکان جلا دی اور اوسکا نام فویسق رکہا اور سعد کا قصر جسمین وہ رعیت سی حجاب مین رہتے تہے جلا ڈالا اور حضرت نے قصد کیا تہا کہ جو لوگ جماعات وجمعہ مین حاضر نہین ہوتے ہین اونکی گہرون مین آگ لگا دی جائے تاکہ وہ جل جائین لیکن پہر بخیال مستورات و ذریات کی جنپر جمعہ و جماعت واجب نہین ہے باز رہے اسیطرح وہ درخت جسکے نیچے بیعۃ الرضوان ہوئی تہی اور اس بیعت و شجرہ کا ذکر قرآن مین آیا ہے جب لوگ اوسکی تعظیم کرنے لگے اور اوسکو مبارک سمجہتے تہے عمر بن خطاب نے جڑ سے کاٹ کر پہینکدیا اگر صحابہ ایسے کام نکرتے اور سد ذرائع شرک کا اہتمام نفرماتے تو یقیناً آج اسلام کا نام بہی کسی قطعہ زمین مین سُنا دیکہا نجاتا اس جد وجہد پر تو یہہ حال ہو گیا ہے کہ اکثر امت اسلام شرک و بدعت کو دین و ایمان سمجہنے لگے ہین اور اتباع قرآن و حدیث کو بدعت و ضلالت جان کر موحدین کی جان و آبرو و مال و نام کے دشمن جانی ہو گئے ہین شارع نے جو فرمایا تہا کہ عود اسلام کا طرف غربت کے ہوگا اوسکا مصداق صدہا سال سے دنیا مین موجود ہو گیا ہے مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب کسکا مجال ہے کہ وہ ان افعال شرکیہ کا رد کرے اور پہر اوسکو کوئی مسلمان سمجہے فانا للہ وانا الیہ راجعون

رانجملہ ایک یہ بات ہی کہ وقف کرنا ایسی شے پر جو بر و قربت نہو صحیح نہین ہے جیسے صحیح کرنا مسجد پر
وقف کرنا درست نہین ہے اس صورت مین جو مسجد کہ قبر پر یا پاس قبر کے بنی ہے اوسکا ہدم
کرنا واجب ہے اسی طرح اگر کوئی مردہ اندر مسجد کے مدفون ہو تو اوسکو کہود کر نکال ڈالے امام
احمد وغیرہ نے اسپر نص کی ہے دین اسلام مین اجتماع مسجد و قبر کا نہین آیا ہے بلکہ جو امر
ان دونون مین سے دوسری پر طاری ہوا اوسکو منع کر دے اور جو سابق ہو اوسیکا حکم
رہے اور اگر معًا یہ دونون کام کئے جاوین تو ہرگز جائز نہین اور نہ یہ وقف صحیح ہے حضرت نے
ایسی مسجد مین نماز پڑہنی سے منع فرمایا ہے اور جو کوئی قبر کو مسجد ٹہیرائی یا اوسپر چراغ جلائے
اوسکو لعنت کی ہے بلکہ قبر کے پاس جماؤ کرنے سے ہی نہی کی ہے مین کہتا ہون یہ جماؤ عرس
وغیرہ اجتماعات کو بہی شامل و عام ہے فہذا دین الاسلام الذی بعث بہ رسولہ
ونبیہ وغرسہ بین الناس کما ترے انتہی اور دوسری جگہ
کہا ہے کہ یہی حکم اون مواضع کا ہے جنکو اہل شرک نے بیوت طواغیت ٹہیرایا اور بنایا ہے کہ
اونکا ہدم کرنا اللہ و رسول کو نہایت درجہ محبوب و مرغوب ہے اور یہ ہدم واسطے اسلام و مسلمین کے
بغایت نافع و مفید ہے بہ نسبت ڈہانے میخانون اور دوکانات منکرات کے یہ مشاہد جو قبور
پر بنائی گئے ہین اور اللہ کو چہوڑ کر پوجے جاتی ہین اور اون قبور والونکی ساتھ طرح طرح کا شرک
کیا جاتا ہے انکا باقی رکہنا اسلام مین حلال نہین ہے بلکہ انکا ہدم کرنا واجب ہی اور انکا وقف کرنا
اور انپر وقف کرنا درست نہین ہے امام کو چاہیے کہ وہ انکو قطع کر دے اور اوقاف مذکور کو لشکر اسلام
پر صرف کرے اور ان اموال سے مصالح مسلمین پر استعانت لے جسطرح کہ حضرت صلعم نے ان

بیوت طواغیت کو لیکر جو کچہہ اونکے اندر آلات واسلحہ و نذور آتی تہی اور جمع تہی جو کہ مشابہ اون ہدایا کے تہی جو امام کے گھر مین آتی ہین سب کو مصالح مسلمین مین صرف کر دیا تہا وہ سارا مال تہا نون اور میخا نون کا درستی اسلام مین خرچ ہوا اون بیوت طواغیت کی بابت یہی کام ہوتے تہے جو کہ اب نزدیک مشاہد و قبور کے ہوتے ہین کچہہ ان دونون مین فرق نہین ہے یہی نذر و تبرک و مسح و تقبیل و استلام وہان بہی تہا جو یہان پر ہے قوم کا شرک یہی تہا کچہہ وہ اسباب کی معتقد نہ تہے کہ ہمارے معبود خالق ارض و سما ہین بلکہ اونکا شرک مثل انہین ارباب مشاہد کی شرک کے تہا بعینہ الحاصل نفوس جاہل و گمراہ نے اللہ کی عبادت تو چہوڑ دی اور جس مخلوق کی تعظیم کرتے ہین اوسکو عبادت مین شریک ٹہیرایا غیر اللہ کے لئے رکوع سجدہ و قیام و حلف و نذر و طواف و حلق و حب و رجا و خوف و طاعت سب کچہہ کرنے لگے بلکہ اس سے بہی کچہہ اور زیادہ اور جس مخلوق کو یہ پوجتے ہین اوسکو برابر رب العالمین کے ٹہیرا دیا یہی لوگ برخلاف و مضاد دعوت رسل ہین اور یہی غیر اللہ کو برابر اللہ کے بتاتے ہین اور یہی جہنم مین اپنی ضلالت کا اقرار بابت تسویہ مذکور کے کرین گے اور انہین کے حق مین اللہ نے یہہ فرمایا ہے ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونہم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حباً للہ۔ سو یہہ سب شرک ہی اور اللہ شرک کو نہین بخشتا ہے ابو الفرج نے کہا ہے یہہ آیت شریف اسطرح پر اوتری کہ نضر بن حارث اور چند نفر نے جو اوسکی ساتہہ تہے یہہ بات کہی تہی کہ اگر محمد صلعم کا کہنا درست ہی تو ہم ملائکہ کو کارکن جانتے ہین و محمد کی نسبت زیادہ تر حقدار شفاعت کی ہین اوسپر یہہ آیت اوتری قالہ مقاتل اس بنیاد پر اسجگہ

بیہ تفصیل ہے کہ ملائکہ کی شفاعت کی نہین ہین اور بیہ دوست رکہنا اور پکارنا انکا ہو انکو
اور طالب شفاعت ہونا اونسے کچہہ موجب شفاعت کا نہین ہو سکتا ہے اصلی کہ غیر الله کی
شفاعت کا نہین ہے ہان جسنے حق کی گواہی دی ہے اور وہ عالم ہے اگر اوسکی حق مین
کوئی شفاعت کریگا تو بیہ شفاعت اوسکے لئی بسبب شہادت حق کے ہوگی وہی شہادۃ
ان لآ اله الا الله کچہہ موالات غیر الله کے سبب نہوگی خواہ ملائکہ ہون یا انبیاء یا صلحا اصلی جو
کوئی انہین سے کسیکو کارساز جانکر دوست رکہتا ہے اور اوسکو پکارتا ہے اور اوسکی قبر کا
حج کرتا ہے یا اوسکے موضع کا اور اوسکی منت مانتا ہے یا اوسکی قسم کہاتا ہے یا نذر پیش کرتا ہی
اس لئی کہ وہ اوسکا شفیع ہو جائے تو بیہ کچہہ اوسکے کام پاس الله کی نہ آئی کا بلکہ وہ سب سی
زیادہ شفاعت سی دور جا پڑیگا نہ الله اوسکا شفیع ہوگا اور نہ کوئی غیر الله کیونکہ شفاعت نہو
گی مگر اہل توحید و اخلاص کے اور جسنے کسی دوسریکو اپنا کارساز ٹہیرایا تو وہ مشرک ہی
اور بیہ قول و عبادت جس سے قصد شفاعت کا کیا گیا ہی وہ اوس سے محروم رہیگا جیسے
پوجنے والے ملائکہ و انبیاء و صالحین کی بامید شفاعت کہ ہی پوجنا انکا اونکو اور شریک کرنا
اونکا موجب حرمان کا شفاعت سے ہو جائیگا اور وہ نقیض قصد کے ساتہہ معاقب ہونگی
اسلئے کہ اونہون نے الله کے ساتہہ اوس چیز کو شریک کیا جسکی کوئی دلیل الله نی نہین اوتاری
بہت سی گمراہ لوگ یہی گمان کرتے ہین کہ شفاعت انہین امور شرکیہ کی سبب سے ہاتہہ آتی ہے
جسطرح کہ مشرکین و نصاریٰ کا گمان یہی تہا یا گمراہان اسلام کا ظن ہے جو کہ داعی غیر الله ہین
یا قبر کا حج کرتے ہین یا کسی مکان و تہان و چلہ کا اور منت مانتے ہین اور بیہ گمان کرتے ہین کہ ان کاموں نے

وہ ہماری شفاعت کرینگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ادعوا الذین زعمتم من
دون اللہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اولئک الذین
یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلة ایہم اقرب ویرجون رحمتہ
ویخافون عذابہ ان عذاب ربک کان محذورا ایک جماعت سلف نے کہا ہے کہ ایک قوم
مسیح وعزیر وملائکہ کو پوجتے تھے اللہ نے انکو کہدیا کہ وہ مالک کشف ضر وتحویل بلا کے نہین ہین
یعنے بلا کا ٹالنا اور مصیبت کا دور کرنا اونکے اختیار مین نہین ہے جسطرح کہ وہ شفاعت کے بھی
مالک نہین ہین اس آیت مین کوئی استثنا نہین ہے اگرچہ اللہ اونکی دعا قبول کرتا ہے پھر
فرمایا کہ جنکو یہ لوگ اللہ کو چھوڑکر پکارتے ہین وہ خود اللہ کی رحمت کے راجی اور اوسکے عذاب سے
خائف اور اعمال صالحہ سے اوسکا تقرب چاہتے ہین جسطرح کہ حال سائر مومنین کا ہے قال تعالےٰ
ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکة والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ
انتم مسلمون معلوم ہوا کہ سوا اللہ کے اور کسیکو مربی وکارساز ٹھیرانا کفر ہے اور یہہ کفر منافی اسلام ہے
ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ زیارت قبور کی دو طرح پر ہوتی ہے ایک شرعیہ دوسری بدعیہ
شرعیہ مثل نماز پڑھنے کی ہے جنازہ پر اور مقصود اوس سے دعا کرنا ہے واسطے میت کی پھر
بدعیہ سو یہہ زیارت اہل شرک کے ہے اور اوس جنس کی زیارت ہے جو نصاری کیا کرتے
ہین کہ بقصد دعا واستغاثہ وطلب حاجت نزدیک قبر کے جاتے ہین اور پاس قبر کے نماز پڑھکر
میت کو پکارتے ہین سو اسطرح کی زیارت نہ کسی صحابی نے کی اور نہ حضرت نے اوسکا حکم دیا اور نہ
کسی شخص نے ائمہ سلف سے اوسکو مستحب کہا بلکہ حضرت نے دروازہ شرک کا بالکل بند کر دیا سو

پہلے قسم کی زیارت جنس عبادت خدا اور احسان الی خلق اللہ کی ہے اور اس طرح کی زیارت کا
حکم ہے اور دوسری قسم کی زیارت جنس شرک باللہ اور ظلم فی حق اللہ اور فی حق عباد اللہ سے ہے
صحیح میں آیا ہے کہ جب یہ آیت اتری الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم صحابہ پر بہت
بھاری ہوئی کہا ہم میں ایسا کون ہے جسنے اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا ہے حضرت نے فرمایا
مراد اس ظلم سے شرک ہے تمنے قول بندہ صالح کا نہیں سنا ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا
اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اور اللہ نے کہا ہے وقالوا لا تذرن آلہتکم ولا تذرن ودا
ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا ایک گروہ سلف نے کہا ہے کہ یہ نیک لوگ تھے نوح کی
قوم میں جب وہ مر گئے تو انکی قبر پر عکوف کیا انکی صورتیں بنائیں شروع بت پرستی کا
اسی جگہ سے ہوا ہی سو یہ جنس دین نصاری میں سے ہے ورنہ صحابہ و تابعین نے کبھی قصد
دعا کا پاس کسی قبر کے نبی کی ہو یا کسی اور کی نہیں کیا بلکہ ائمہ اسلام نے کھڑا ہونا نزدیک قبر
رسول خدا صلعم کے واسطے دعا کے مکروہ کہا ہے اور بدعت بتلایا کیونکہ یہ کام صحابہ و تابعین نے
نہیں کیا ہے بلکہ وہ لوگ حضرت اور صاحبین پر سلام کر کے چلدیتے تھے ابن عمر جو کہ بڑے
تبع سنت تھے جب مسجد میں آتے کہتے السلام علیک یا رسول اللہ السلام
علیک یا ابابکر السلام علیک یا ابتِ پھر چلے جاتے زیادہ نہ ٹھہرتے اسپر امام مالک وغیرہ ائمہ
نے نص کی ہے اور ابو یوسف وغیرہ علما کی نص یہ ہے کہ کسی شخص کو یہ بات نہیں پہنچتی
کہ اللہ سے بوسیلہ کسی مخلوق کے سوال کرے انبیاء ہوں یا ملائکہ یا اور کوئی ایکبار مسلمانوں کو
قحط لگا اور شدت پانی کی پہنچی وہ اللہ سے دعا و طلب باران کرنے لگے اور اعدا کو بد دعا دینے لگے اور دعا

صالحین سے استغنا و توسل کیا جسطرح کہ حضرت نے فرمایا ہے وہل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم بدعائہم و صلواتہم و اخلاصہم اونہون نے کبھی یہہ نہین کیا کہ واسطے دعا کے کسی نبی یا صالح کی قبر کے پاس گئے ہون یا کسی قبر کے پاس نماز پڑہی ہو یا کوئی حاجت کسی مردے سے مانگی ہو یا اوسکی سوگند اسد کو دی ہو جسطرح کہ بعض لوگ کہتے ہین اسألك بحق فلان وفلان بلکہ یہہ سب بدع محدثہ ہین اور حضرت نے فرمایا خیر القرون القرن الذي بعثت فيه ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم اور سارے مسلمانونکا اسبات پر اتفاق ہے کہ حضرت کے اصحاب بہترین طبقات امت تہے انتہی مین کہتا ہون کہ واسطے دریافت اخلاص توحید کے بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص یعنے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کفایت کرتے ہین اگر کسی سے زیادہ تدبر و تفکر و تامل مبانی و معانی قرآن مین نہین ہو سکتا ہے جب یہہ بات نزدیک ہر موافق و مخالف کی مسلم و متفق علیہ ہی کہ زمانہ مشہود لہا بالخیر قطعاً ازمنۂ مابعد سے عقیدہ و عمل مین بہتر و سب سے لوث تہا تو اب جو بات اوس زمانہ کی لوگون سے ثابت نہین ہی اور اونمین معروف و مروج نتہی یا جسپر اونہون نے انکار کیا تہا یا برخلاف اونکی سیرت کی ہی وہ کسی نوع شرک یا بدعت یا معصیت یا حرمت یا کراہت سے خالی نہین ہو سکتی ہی فتوحات مکیہ کے باب ۸۱۹ مین کہا ہی کہ صحابہ تفسیر اون آیات کی جو حق مین مشرکین کی نازل ہوئی ہین اسطرح پر کرتی تہی کہ شرک اصغر کو بہی شامل ہی اگر کوئی غیر اللہ کی سچی قسم بہی کہا تی تو وہ بہی غموس سمجہکر ہی یعنی معصیت مین تمائم وہ چیز ہے جو بچونکی گلے مین لٹکائی جاوے واسطے حفظ کی نظر بد سے اگر قرآن کی آیت لٹکائی ہے تو بعض سلف اسکے

رخصت دیتے ہین اور بعض منع کرتے ہین ابن مسعود اسی طرف گئے ہین رقی کو عزائم کہتے ہین
جو شرک سے ہو وہ براہ دلیل اس سے مخصوص ہے حضرت نے رقیہ عین وغیرہ کی رخصت دی ہے
اور تولہ جس سے عورت طرف زوج کے اور شوہر طرف زوجہ کی دوست ہو جاوی شرک ہے
چیتھڑا پہننا اور تاگا باندھنا وغیرہ واسطے رفع و دفع بلا کی شرک ہے قال تعالیٰ قل افرایتم
ما تدعون من دون اللہ ان ارادنی اللہ بضر هل هن کاشفات ضره الخ حضرت نے
پیتل کے چھلّے اور ودعہ سے نہی فرمائی ہے حذیفہ نے ایک شخص کے ہاتھ میں تاگا دیکھا جو
دفع بخار کے لیے باندھا تھا اسکو توڑ ڈالا اور کہا وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون
اللہ کی نعمت کو طرف غیر کے منسوب کرنا بھی شرک ہے قال تعالیٰ یعرفون نعمۃ اللہ
ثم ینکرونها مجاہد نے کہا جیسے یہ کہنا کہ یہ مال میرا ہے میں نے اپنی باپ سی میراث میں پایا ہے شرح
منتقی میں کہا ہے کہ رفع قبور میں قباب و مشاہد بھی جزو اول داخل ہین اور اسی طرح کا مسجد بنانا ہے قبور کو
حضرت نے اسکے فاعل کو لعنت کی ہے ان گور پرستون نے کوئی چیز باقی نہ چھوڑی جو کہ اہل جاہلیت ساتھ
اصنام کے کرتے تھے مگر انہون نے یہی بات کی فانا للہ اور باوجود اس منکر شنیع وکفر فظیع کے کوئی
شخص ایسا نہین ملتا ہے جو کہ اللہ کی لئے غضبناک ہو اور حامی دین حنیف بھی نہ کوئی عالم اور نہ کوئی
متعلم اور نہ کوئی امیر و وزیر اور نہ کوئی بادشاہ فیا علماء الدین ویا ملوک المسلمین ای رزء
للاسلام اشد من الکفر وای بلاء لهذا الدین اضر علیه من عبادة غیر اللہ وای
مصیبة یصاب بها المسلمون تعدل هذه وای منکر یجب انکاره ان لم یکن انکار
هذا الشرک البین واجبا ٥

لقد اسمعت لو ناديت حيا	ولكن لا حياة لمن تنادي
ولو نارا نفخت لها اضاءت	ولكن انت تنفخ في رماد

آج روز چہارشنبہ ۲ شوال سنہ [illegible] کو یہ رسالہ [illegible] تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصلحت

فہرست رسائل اردو

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
۱	الاقوال على مسئلۃ الاستواء	۱۴	بشارۃ الفساق
۲	الصباح المنجیہ فی فضائل الحجہ	۱۵	بذل المنفعۃ فی الارکان الاربعہ
۳	ابقاء المنن بالقاء المحن	۱۶	تمیمۃ الصبی فی ترجمۃ احادیث النبی
۴	اقامۃ الشکر باقامۃ الصبر والشکر	۱۷	تقویۃ الایقان بشرح حدیث حلاوۃ الایمان
۵	الانفکاک عن مراسم الاشراک	۱۸	ترجمان القرآن بلطائف البیان
۶	اقتراب الساعۃ	۱۹	ترجمان وہابیہ
۷	ایقاظ النیام لتبلیغ الاحکام	۲۰	تعلیم الایمان
۸	اختیار السعادۃ بایثار العلم على العبادۃ	۲۱	تعلیم الصلوۃ
۹	ایقاظ الرقود باہوال الیوم الموعود	۲۲	تفریج الکروب بالتوبۃ عن الذنوب
۱۰	اتباع الحسنۃ فی تحلیۃ ایام السنۃ	۲۳	ترقیع العباد الى الدرجات فی یوم المعاد
۱۱	اخلاد الشواد الى توحید رب الامجاد	۲۴	تعلیم الصیام
۱۲	اخلاص التوحید للحمید المجید	۲۵	تعلیم الزکوۃ
۱۳	اسعاد العباد فی حقوق الوالدین والاولاد		

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
۲۶	تسلیم الحج	۴۲	سعة المجال
۲۷	تعلیم الذکر والدعا	۴۳	سبیل الرشاد
۲۸	تحریم الخمر والزنا واللواطہ	۴۴	صلاح ذات البین
۲۹	التفکیک عن اشجار التشریک	۴۵	صدق الالتجا الی الخوف والرجا
۳۰	تحصیل الکمال بالخصال الموجبة للاتصال	۴۶	ضوء الشمس من شرح حدیث بنی الاسلام علی خمس
۳۱	تبشیر العاصی بتکفیر المعاصی	۴۷	ظفر الاکثر فی احکام الحج والعمرہ
۳۲	تسلیة المصاب	۴۸	عاقبة المتقین
۳۳	تذکیر الکل بتفسیر الفاتحة واربع قل	۴۹	غنیة القاری بشرح ثلاثیات البخاری
۳۴	حدیث الغاشیہ	۵۰	غراس الجنة فی الاذکار والادعیہ
۳۵	حسن المساعی الی اصلاح الرعیة والراعی	۵۱	فتح المغیث بنخبة الحدیث
۳۶	خیبة الخیشہ	۵۲	فتح الخلاق بلطائف المنن والاخلاق
۳۷	دعوة الداعی الی ایثار الاتباع علی الابتداع	۵۳	فتح الباب فی عقائد اولی الالباب
۳۸	دحاتة الایمان الی توحید الرحمن	۵۴	فصل الخطاب فی فضل الکتاب
۳۹	دواء القلب القاسی بتذکیر الموت للناسی	۵۵	فتنة الانسان من تقارب الزمان
۴۰	رفع الخفقہ بشرف الخرقہ	۵۶	قوارع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان
۴۱	زیادة الایمان		

نمبر	نام کتاب
۵۷	قواطع البشر عن انواع الشر
۵۸	تشنیة المقدور فی احوال الموتی والقبور
۵۹	کشف الغمہ عن افتراق الامۃ
۶۰	کشف الستر عن وجوب الذکر والشکر
۶۱	کشف الثام عن غربۃ الاسلام
۶۲	اللواء المعقود بتوحید الرب المعبود
۶۳	اللقیا والتقی فی ذم الفساد
۶۴	لسان العرفان الناطق بما ہیاکل الانسان
۶۵	مکارم الاخلاق
۶۶	محو الحوبہ بالاستغفار والتوبہ
۶۷	محاسن الاعمال
۶۸	ملاک السعادۃ فی افراد اللہ تعالی بالعبادۃ
۶۹	منہاج العبید الی معرج التوحید
۷۰	مراد المرید فی اخلاص التوحید
۷۱	منجیات مہلکات
۷۲	المعتقد المعتمد
۷۳	النصح السدید لوجوب التوحید
۷۴	وسیلۃ النجاۃ فی آیات الصلوۃ والصوم والحج والزکوۃ
۷۵	ہادی القلب السلیم الی ابواب جنات النعیم